

U.O 846

اِنْ أَخَذَ أَهْلُ دِينِكَ مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ مِنْ كِتَابِ
يَاكُمُ ثَوْبًا فَمِنْهُ سَعْدٌ لَكُمْ تَوْبَةً بَعْدَ تَوْبَةٍ

نَاطِلَةٌ وَأَكْلًا

۲۳۸

سُورَةُ التَّوْبَةِ

تَوْبَةُ

سُورَةُ التَّوْبَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا حُلُقُمُوسًا

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاءَكُمْ هُنَّ مُصَدِّقَاتُ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

کتاب سور

جگت گرو

مُصَنَّفُهُ

حضرت مولانا صدیق دیندار چرن بسویشو

از استاد

ممبران دینداران حیدرآباد و کن

شیخ دوم تعداد (۱۰۰۰) ۱۳۲۳ هجری قمری قیمت دو آن

—

[illegible]

میں کامیاب نکلا۔ کیا کوئی شخص دنیا کی کسی
 چیز پر قابض ہو سکتا ہے۔ محمدؐ کوئی نبی کہیں بھی نہیں ہے جو قرآن کریم
 میں نہ آیا ہو۔ جس کے لئے ہر نازل ہو اس ذات بابرکات میں
 کیا خوبیاں ہیں۔

حسن یوسف علیہ السلام یہ بیاداری
 ان باتوں کی حقیقت واضح طور پر ان کی زبان سے جو ہے وہ اس طرح کہ قرآن کریم میں حقیقت
 نبیوں کا ذکر آیا ہے۔ ان کے لئے توفیق کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے اور جب حضورؐ عالم
 مصلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو فرمایا اے اللہ انسانی ہر اول اللہ ایک جیسا ہے اور اسلٹنا
 الہیۃ للعلیین۔ وہاں اسلٹنا الہیۃ للناس یعنی آپ تمام عالموں کے لئے
 رحمت ہیں۔ اور کل قوموں کے نبی ہیں اور تمام انسان کے شفیع ہیں۔ آپ پر بغیر اس
 لانے کے کسی انسان کو نجات نہیں اس کا مفصل طور پر ذکر کتاب جگت گرد اسرو
 عالم میں آیا ہے۔ وہ کتاب کھنڈی زبان میں ہے۔ پہلی جلد چھپ چکی ہے جس کے
 ڈھائی سو سے زائد صفحے ہیں۔ اس میں مدلل طور پر (۲۵) معیاروں سے آپ کو سرور
 عالم اجت گرد ثابت کیا گیا ہے۔ اس کو کھنڈی زبان میں لکھنے کی اس وجہ سے
 ضرورت پڑی کہ دکن میں چند قوموں کے سرور اور گادی نشین نادالی سے خود کو سرور
 عالم (جگت گرد) کہتے ہیں۔ اور قادیان سے بھی ایک کتاب مرزا صاحب کو سرور عالم
 یا درلہ نیچہ ثابت کرنے کی کوشش میں نکلی ہے۔ اور نزارہا انسان گمراہ ہو کر ان کے
 پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انکی جہالت کو دور کرنا ہر مسلمان کا کام ہے۔ یہ جو کہ ان
 اس وجہ سے لکھا ہوا ہے کہ ان کے پانوں میں کھلی طور پر ایک جگت گرد سرور عالم
 کی جہالت ہے مگر جب ان پر پیش گوئیوں سے انسان پر ان کی جہالت
 اور قوموں کے لئے ہے جو ہر جہالت کو نہیں

اندھونی اختلاف کی وجہ سے ضد میں آکر اپنے اپنے گروؤں کو جگت گرد کا خطاب دیا حالانکہ
 ان بناوٹی جگت گردوں کے بانیان سلسلہ نے کبھی اپنے آپ کو جگت گرد نہیں کہا۔ جگت
 گرد یعنی دسروں کا عالم میں پیشینگوئی کو **کون** موجودہ گروؤں پر چسپاں کر کے طفل تبتلی
 کر رہے ہیں، درحقیقت انکی یہ نادانی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **شکوہ**
 ایک ہتک کرنے والی بات تھی کیونکہ کائنات عالم ایک ہے، اس کا سرور بھی ایک ہوتا ہے
 چاہیے، وہ سرور فاعل اس دنیا کے لئے تمام نبیوں کا سرور اور خاتم النبیین ایک ہونا چاہیے
 اس حقیقت کو عند نظر انداز کر کے یہ لوگ درپردہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سرور عالم کہتے
 ہیں۔ مسلمانوں کیلئے ان الفاظ کو سنکر خاموش رہنا ایک بے غیبتی کی بات ہے۔ وہ
 نادانی سے کہتے ہیں، مگر حلالہ حق ہے کہ انکی نادانی کو دور کریں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور مقام کو ان کے سامنے پیش کریں۔ مسلمان اس حقیقت سے
 واقف ہیں کہ سرور عالم آپ کے، اس وجہ سے کوئی مسلمان اپنے آپ کو جگت گرد کہنے
 سرور عالم نہیں لکھا۔ حالانکہ اس امت میں ایسے عظیم الشان بزرگ بھی گزر چکے ہیں۔ کہ
 جن میں بعض نے اپنی فضیلت بعض انبیاء پر بتائی ہے۔ انھوں نے بھی خود کو جگت گرد
 یعنی دسروں کا عالم نہیں کہا۔ کیونکہ امت موجودہ جانتی ہے کہ اس مقام پر نہ اب تک
 کسی نے قدم رکھا اور نہ آگے رکھ سکیگا۔ یہ مقام صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے لئے محفوظ تھا فقیر نے جب دیکھا کہ متعدد بناوٹی جگت گرد نظر آ رہے ہیں۔ اور بڑی
 بے باکی سے حملہ کر رہے ہیں۔ فقیر سہل کو دیکھ نہ سکا، اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ
 کتبہ زراعت میں ایک مدلل کتاب بنام سرور عالم (جگت گرد) لکھی اور ہماری
 انجمن وادارہ میں کو کرنا لکھ کے
 ہر کوئی میں پہنچانے کا سیرہ اٹھایا۔ اس کتاب کا اردو

ترجمہ چھپوانا از حد ضروری ہے، مگر ہماری کتب کی مالی حالت اجازت نہیں دیتی۔ اسی وقت اس کتاب کے چھپنے کے حصول میں سے دو حصوں کا ترجمہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا ہمارے تبلیغی مدد کے لئے نہایت ضروری سمجھا گیا۔ اور یہ بھی سمجھا گیا کہ ان حصوں کی فروخت سے جو رقم وصول ہو، ممکن ہے کہ آئندہ حصوں کی چھپوانی میں کام دے۔ اسی وجہ سے یہ ہدیہ ناظرین ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس کی اشاعت میں مدد دیکر ہمیں ممنون و مشکور ہونے کا موقع دینگے، ایک معیار بشارات والا ہے، دوسرا معیار قربانی والا ہے، جو ہندو مسلم اتحاد کیلئے نہایت مفید ہے، بیج کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ سرور عالم وہی ہو سکتے ہیں جو بزرگوں کے دستور علی اقدس سے اتنا ظاہر کر دینا خاص مسلمانان ہند کے لئے شوق اور ذوق اولیاء کی زیادتی کا باعث ہو گا، اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتینکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ لئن صرفہ موجودہ کتب سماوی میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذرا بطور پیشینگوئی ضرور نظر آتا ہے، جس کو اس کتاب میں مفصل طور پر بیان کر دینا، انشاء اللہ تعالیٰ، مگر مجھ کو اس تحقیقات میں جو حسیہ نظر آئی وہ یہ ہے کہ جن وضاحت سے ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگیایاں موجود ہیں، وہ کسی کتاب میں نظر نہیں آتیں۔ ہندوؤں کے بزرگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقریباً تمام عظیم الشان واقعات، جواز و ممانعت تا وصال وقوع پذیر ہوئے، ان کو آپ کے تہ و نہ تن تقریباً سارے تین ہزار سال پیشتر بڑی خوبی سے بیان کیا ہے، وہ ہر بات کی طرف اللہ کا اشارہ ہے کہ اے مسلمانو! ان اقوام کو ان کے گمراہی سے سیراب کر دینا اور صوبہ ہند پر دوچار

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں۔ دکھا دو۔ انکی آنکھوں پر پرستش
 میں اٹھا دو۔ اس طرح اپنا فرض ادا کرو تا کہ ان پر اتمامِ حجت ہو جائے۔ بعد کا فیصلہ
 مسکراتے ہوئے ہے۔ امید ہے کہ صدیق دیندار جن بسویشور کی اس بیکار پر سلمان ہو جائیں
 لبیک کہیں گے۔ دکن میں بفضلِ رب اللہین پچھرا ایک طاقت پید ہوئی ہے لاکھوں
 دل ہیں کہ اس پر توجہ کئے ہوئے ہیں فقیروں کا کام دنوں پر تعریف کرنا
 ہے۔ مالدار لوگوں کا کام بے دریغ پیسہ خرچ کرنا ہے۔ ان کے نئے درس گاہیں
 اور سنگر خانے قائم کر کے مضبوط کر لیا ہے۔ اس سے غفلت کرنے والے ویسے ہی
 جوابدار ہیں۔ جیسے نبی کا وجود اپنے مکانات میں دیکھ کر آنکھ بند کر لینے والے ہیں
 خاکسار صدیق دیندار جن بسویشور مرقوم مؤرخ ۱۹۲۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 شکرِ مخلصی سے نرسق لکھا ہے

اُتسوان معیار

روزِ حانی طاقتوں کا کامل جسمی صفتوں سے سمور۔ مانگی اوصاف کا منظر بنا ہوا
 دائمی حیات والا اپنے لطیف جسم کے ساتھ تمام عالم میں بھرا ہوا جگت گرو ہے
 بھوشوکت پران
 معیارِ جگت گرو سرورِ عالم وہی ذات ہو سکتی ہے جس کے آمد کی بشارت
 اہل انبیاء سے کہیں نئے نشانات کے ساتھ وہی ہوں

۳۴ ہمایہ پر سوائے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نبی دلی نہیں اتر سکتا۔ دنیا میں اب تک بے حساب انبیاء گذر چکے ہیں۔ ہر ایک نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی، مگر ان نبیوں کی امتوں میں سے چند آئیں باقی ہیں۔ جس کے پاس کتب سماوی ملے ہیں۔ کوئی کتاب کسی امت کی ایسی نفل نہیں آتی۔ جن میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت اشارت اور کلمات تفصیلاً و مجملہ بیان کی گئی ہو۔ اس وقت ہم اسے سامنے ان امتوں میں سے عیسائی، یہودی، بودھ، آتش پرست، شیو، شیخو، جینی وغیرہ موجود ہیں۔ ان موجودہ امتوں کی تمام کتب میں انور سرور عالم کی بشارات ہیں۔ اسی حقیقت کو اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کریم میں ارشاد ہے۔ **وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لِمَا أَتَتْكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحُكْمَةٍ يُرْجَاءُ نَحْمَدُ اللَّهَ رُسُلَ مَصْدَقٍ لِمَا مَعَكُمْ** (آیہ ۲۴) یعنی جب اللہ تعالیٰ نے ميثاق اس بات کا لیا کہ جب میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے۔ تمہاری طرف سے (رسولوں کی امت کی) سر ایک۔ مول آنے والا ہے۔ وہ اگر تمہارے کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ اس پر تم سب کو ضرور ایمان لانا ہو گا۔ اور اس کو یقیناً دکرنی ہو گی۔ اس آیت نامہ میں ایک قابل تعریف کلمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق موجودہ امتیوں کے نبیوں سے یہ اقرار لیا کہ تمہاری امتوں سے ایک تو بات یہ ہے کہ نبیوں کی ہر بات اور معاملہ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ان کے نبیوں سے ہی کیا کرتا ہے مگر یہاں نبیوں پر یہ تشہد کیا جاتا ہے کہ تم کو اس سرور عالم نصبت کردہ کی ہر طرح سے دکرنی ہو گی۔ اور اس پر ایمان لانا ہو گا جس میں راز یہ ہے کہ اس آیت کو پورا کرنے کے لئے تمام انبیاء و کئی طاقتیں اس آیت میں دوبارہ نمود کرتی ہیں۔ اور اس طرح اسلام کی خدمت کوئی نہیں۔ اور اس

کی شریعت پر چل کر کامل ایمان کا ثبوت دیتی ہیں، اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ نَظَائِرٌ مِنْ أُمَّتِي (کنز العمال) یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کی نظیر میری امت میں نہیں، غرض انبیائے کرام کی وہی ہوتی بشارات حسب ذیل ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب غز الزلازل بشارت ذیل میں ہے۔

میرا محبوب سرخ اور سفید ہے، اس ہزار آدمیوں میں وہ جھڑے کے مانند کھڑا ہے، اس کا سر ایسا ہے جیسے چوکن سونا، اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں، اور کوسے کی سی گلی ہیں۔ اور اس کی آنکھیں اس کتبہ کی آنکھ کے مانند ہیں جو لب دیوانہ کے نمکنت سے بیٹھے (یعنی سرخ ڈوروں والی جیسے بعد غسل کے آنکھ کی تھامتی ہے)، اسکے رخصائے پھولوں کے چین و بیان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہے، جیسے ہتھکڑیاں لٹکتا ہے، اس کے ہاتھ ایسے ہیں، جیسے سونے کی ٹکڑیاں جن میں

تیرہ سین کے جوہر جوڑے ہیں (یعنی عابد ستم نبوت) اس کا پیٹ ہاتھی دانت سا ہے، جس پر نسیم کے گل بنے ہوں (یعنی صاف سینہ و شکم تھا۔ اس پر بارہ ایک خط کھینچا ہوا تھا۔ اس کے پاؤں ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کا تدلیان کا سادہ ٹوپی میں رشک سر ہے، اس کا منہ

شیریں ہے۔ اس کا پاجمہ نسیم ہے، اسے روٹم کے بیٹو یا میرا جانی یہ میرا بیارہ اصل عبرانی الفاظ ہیں حکو مستخیر مخلص محمد ایدہ دہرے نصراے نبوت یرونیہ لہ۔ اس آیت میں ایم کا لفظ بنظر تعظیم ہے، جیسا کہ عسب انی قاعدہ مثلاً الوہ کو الوہیم کہتے ہیں، (آیت ۱۶) خوشی سزاؤ لے یہوشیم کی بیٹو عظیم انیوالہ میں

۲۔ حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں بشارات

مجھ کو اس نے خبر دی، اور مجھ سے اس نے باتیں کیں اور کہا اے دانیال! میں اس
 لئے نکل آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشوں۔ جوں تو نے دعا مانگنی شروع کی، وہیں یہ
 حکم نکلا اور میں آیا کہ مجھے دکھلاؤں، کیونکہ تو بہت عزیز ہے۔ سو اس بات کو بوجھ اور اس
 رویت کو سمجھ بستر پہنچے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔
 تاکہ اس مدت میں خسارت ختم ہو۔ اور خطا کاریاں آخر ہٹ جائیں، اور بدکاری کی
 بابت کفارہ کیا جائے، اور ابدی راست بازی پیش کی جائے (آیت ۲۳ و ۲۴)

کلام اللہ کی اصطلاح میں عام طور پر یہ بات ہے کہ ایک دن اللہ کا ایک سال
 کا ہوا کرتا ہے، اور بعض دفعہ ایک ہزار سال کا اور بعض دفعہ پچاس ہزار سال کا ہے
 مندرجہ بالا پیشینگی میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی تاریخ بحساب
 فی دن ایک سال بدر خرابی بیت المقدس چار سو نوے برس میں ہوئی۔ بیت المقدس
 میں بادشاہ باسٹیاشین کے ہاتھ سے تباہ و برباد ہوا۔ اس حساب سے ۵۷۰ عیسوی
 میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہے۔

۳۔ اہل فارس کی کتاب جاماسی مصنف حکیم جاماسپ بہمد گشتا سپنتہ میں بشارت

عرب کے دشت میں ایک مرد ظاہر ہو گا۔ خوب رو اور خوب گفتار، میانہ قد، گندم
 رنگ، دعوت کرے، اور اس کی برہاں تیغ ہو۔ دعوت اسی کی ہفت کشور میں پہنچے
 اور وہ مرد عورتوں کی طرف مائل ہو۔ کیونکہ اس کا طالع زہرہ ہے۔ اس کے فرزند
 فریہ نہ ہوں، اور مادہ ہوں، ہر روز اس کا دین قوی تر ہو، اور چودہ بادشاہوں کی شاہی
 مقہور اور ٹوپی کی جگہ عمامہ سسر پر رکھیں، اور ہر اکہم کہ وہ لادیں، ان کے کہنے میں سخن دراز



ہوا اور فارسیوں کے آتش خانہ کو برباد کر دیں اور شاہی اور ہائے رسوم کو اٹھا دیں
 سب سے شہنشاہ (دہلی) اور درویش (نزاری) کو گریہ و رنج دیا اور
 انکی نہ کریں۔ اور پینتیس سال تک تیری خدمت میں رہیں اور ہم اس کا ہر
 ہو اس کے آئے کا نشان دہی کریں۔ اور ہم اس کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 وہ سادہ مشک ہو جائے اور چاہیے کہ اس کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 ہن غیب کے اس کے فرمان رواں کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 کے پیروں کے آئی علی کریں۔ اور ہم اس کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 ماریں، دستکریں، تیرے کیا تہنوا اور جالی میں برپا ہے تہنوا کریں

ہم زبور کی کتابت

اور ہم نے رات کو اس کے خداوند کے آئے کا نشان دہی کریں۔ اور ہم نے رات کو اس کے خداوند کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 خداوند کی بارگاہوں میں آئے کا نشان دہی کریں۔ اور ہم نے رات کو اس کے خداوند کے آئے کا نشان دہی کریں۔
 کے لئے لکھا رہا ہے۔ اور اس نے اپنا گھوٹلا اور اباہیل نے اپنا آتش یاد تیار کیا ہے جہاں
 وہ بچے رکھیں۔ اور قربان گاہوں کو لے شکر دے کے خداوند میرے بادشاہ مبارک
 وہ میں جو بیکہ گھر میں بسے ہیں۔ اے خدایتیری ستائش کرے گا۔ مبارک وہ انسان
 جن میں تو نے کچھ سے ہیں انکی دل میں تیری شایاں ہیں۔ جسے کی دادی میں گزرتا
 کرتے ہیں۔ اور اسے بیکہ شواں بناتے ہیں۔ پہلے برسات نے اسے بکوتوں میں مقیم کیا
 لی تھی۔ وہ قافہ بقافہ ترقی کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کے آئے کے چھوٹے
 میں (مکہ میں) ایک پہاڑ صیہون نامی ہے، حاضر ہوتے ہیں۔ رت

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتابت میں رت

درس ۱۱۔ انفس میں ان کے لئے ایک ان کے بھائیوں میں تجھ جیسا
 نہ۔ اور ان کا کلام اس کے منہ میں ڈالو گا، اور جو کچھ میں اسے فرماؤ گا۔ وہ

سب ان کو کہیگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لینے کہے گا۔ نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے، جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا، یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا (آیات ۱۸-۱۹-۲۰)

حضرت بی بی ساراؓ کی بشارت

دولت اسماعیلی آسمانی دولت ہے، اس کے آگے دولت اسحاقی جو اس کا سایہ ہے جاتی رہیگی (نکویں - تفصیل ۲۱)

۷-۱۰ بحیل کی بشارت

یوحنا - باب ۱۱ آیت ۱۲-۱۳ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں، مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ میرے بعد تسلی لینے والا آئیگا، وہ تمام باتیں بتائیگا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا، لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا، اور تمہیں آئندہ کی خبر دیگا۔

۸- مصر کے ایک اہل علم کی پیشینگوئی

مصر کے لوگ اہل علم قدیمی ہیں۔ ان کے ملک سے ایک پتھر کندہ نکلا تھا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبی کا ذکر ہے

۹- سقراط کی پیشینگوئی

یونان میں توحید کا معتقد و پسندیدہ تر مشہور شخص سقراط سے بڑھ کر نظر نہیں آتا۔ انہیں گذرا۔ اسکی پیشینگوئی اسلام کی بابت کتب انگریزی میں منقول ہے، ایک عظیم الشان بزرگ نبی پیدا ہوگا۔ جو اللہ اور مخلوق کے درمیان روابط و ضوابط بیان فرمائیگا میرے لئے یہ کہ واجب ہے۔ اترے آسمان سے ایک عظیم الشان انسان، اور ارشاد کرے ہم کو ثواب کی طرف (نفائس، مآخذ المدارس مطبوعہ بیروت ۱۹۸۶ء)

۱۰۔ چین میں پیشین گوئی

دعوتِ حیات کی پیشینگوئی حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیتِ اوم نے کی ہے۔ وہی اہل چین میں ابھی تک موجود ہے، وہی حیات کی اہل بونی کا انتظار ہے۔

۱۱۔ اٹلی میں پیشین گوئی

یہ پیشین گوئی والا کاغذ ایک مکان میں مقفل تھا جس کو ہر ایک بادشاہ نیا قفل لگاتا چلا آتا تھا۔ آخر زمانہ ہر قفل میں جب کہ شاہِ روم کو مدد کے لئے ہر قفل نے بلایا۔ او قفل ٹوٹا، اس میں اسلام کی خوبی اور زمانہِ فاروق میں مکان کے کھلنے کی خبر لکھی ہوئی ہے اور لکھا تھا کہ یہ مکان اس وقت کھلے گا۔ جب کہ عمر فاروق کا دور ہوگا۔ جب کہ وہ خلیفہ رہیں گے۔ مبارک وہ جو ایمان لائے۔

(نوٹ) سات سو سال تک یہ مکان مقفل تھا)

۱۲۔ اسپین میں پیشین گوئی

اس پیشینگوئی کو نصاریٰ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں جس کو اخبارِ تیرہویں صدی ترجمہ کیا ہے۔ جب طارق بنی امیہ کا سردار اس میں جہاز لے گئے، اور اسپین کے بادشاہ کو روپیہ کی ضرورت پڑی تو اس کے دار السلطنت میں ایک مکان تھا جس پر ہر ایک بادشاہ تخت نشینی کے وقت ایک جدا گانہ قفل لگاتا تھا۔ اس بادشاہ نے حسب ضرورت مذکورہ اسکو کھولا، اندر سے ایک تختی مکلف لگی جس میں اسلام کی خوبی کا بیان تھا۔ اور لکھا تھا کہ طارق سلمانِ مقدسوں کی طرف سے جب آئیگا۔ اس وقت یہ مکان کھلیگا۔

۱۳۔ اہل فارس میں پیشینگوئی

دستِ تیرہواں دستورِ سامانِ چہارم۔ ایک قوم بہت ہی بے راست گفتار اور راست کردار

آئے۔ اور تخت پر بیٹھے اور ایک پتھر کے پیر و پیغمبری میں ہرے، اور تلو اور مسلمان
الہی کو بخش کر دیا۔ اور فارس کے سرداروں اور ساسان کے برگزیدوں کو جو متخرج
ہیں تھے، بلایا۔ اس وقت ساسان چہارم ملے فرمایا کہ اب نشان بد پہنچا کہ شکاری
و جان سپاری ایرانیوں میں نہ رہی۔ جب ایسا کرینگے عربوں میں سے ایک مرد پیدا
ہوگا۔ اور اس کے پیروں سے تخت تاج ملک آئیں رب گرجائیکا، اور ہو جائینگے
ایران کے سرکش زبردست و آتشکدہ اور آباد یعنی آدم کا خانہ کعبہ بے پیکر ہو جائیکا
اور نماز پڑھنے کی طرف چنانچہ ساسان پنجم اس کی شریعت فرماتا ہے کہ ایک اور انہیں عربوں
میں مکان ہے آباد۔ یعنی آدم کا بنایا ہوا اس میں ستاروں کی صورتیں بنائی ہیں اور بے
صورت ہو کر نماز کا قبلہ ہو جائیکا۔ اس کے بتوں کو اٹھائینگے۔ اور فارس کے آتشکدہ
کو اور اس کے گرد طوس اور سلخ اور دوسری بڑی جگہوں کو وہ عرب لے لینگے، اور انکا
آئیں بنانے والا یعنی پیغمبر مرد ہوگا۔

ہم اب بھاگوت اور کلکی پران اور بھویشوکت پران میں بشارت

دنیا کے مختلف انبیاء نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بشارتیں دی
ہیں۔ مگر جس وضاحت سے ہندوستان کے بزرگوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی نسبت بشارت دی ہے، ایسی بشارت کہیں نظر نہیں آتی، ہند کے بزرگوں نے
آپ کا زائچہ تک کھینچ دیا ہے، اور از ولادت تا وصال کوئی ایسا بڑا واقعہ نہیں ہے
جس کو چھوڑا ہو۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے تین ہزار سال
بیشتر یہ بتایا گیا تھا۔ ذیل کے زائچہ والا ہی جگت گرد ہے۔ وہی کلکی اور تار ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت نہ صرف کلکی پران اور بھاگوت پران
میں ہیں۔ بلکہ ویدوں اور اپنیشدوں میں بھی نظر آتی ہیں۔ ویدوں میں اس طرح

۱۱	رتج جدی	۲	زہر حوت	۳	شمس حمل
۱۰	ذنب قوس	۵	۵	۲	عطارد دوشنبہ
۹	عقرب	۴	۴	۱	۱
۸	زحل میزان	۳	۳	۲	۲
۷	۷	۲	۲	۱	۱
۶	۶	۱	۱	۲	۲
۵	۵	۲	۲	۳	۳
۴	۴	۳	۳	۴	۴
۳	۳	۴	۴	۵	۵
۲	۲	۵	۵	۶	۶
۱	۱	۶	۶	۷	۷
۰	۰	۷	۷	۸	۸
		۸	۸	۹	۹
		۹	۹	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۱	۱۱
		۱۱	۱۱	۱۲	۱۲

کے سام ویدکا ہر مہتر یا پرتقم ہوتا ہے، یا ہی ہی بر یا ہو ہو پر خلاصہ سام دید یا ہو ہو ہی
 ہی ہے۔ برہمن عام طور پر بوقت نزاع پانی ڈالتے وقت پر پڑتے ہیں۔ وہ حقیقت لالہ
 اللہ محمد رسول اللہ ہے، ہزار ہا سال سے یہ دستور چلا آتا ہے بعض برہمن اس حقیقت سے
 واقف ہیں، پھر بھی تعصب کے ماری اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور لکھا ہے وہ اندر ہے
 دس ہزار قد کیوں سے فتح پائیگا۔ وہ پھر کار کئے والا ہے۔ (وہ پھر عجب اسوہ ہے)
 الہیائیں میں دو جگہ صاف الفاظ میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، اور وکن کے
 بزرگان ہنود کے سردار بسویشور جی انتقال کر گئے تھے، اپنے لالا اللہ محمد رسول اللہ پر مہا
 شرن لیل امرت صفحہ (۲۰۹) پر صاف لکھا ہوا ہے۔ وہ کتاب تقریباً تمام دکن کے شیوا
 چاری مٹھوں میں قلمی اور مطبوعہ دونوں حیثیت سے موجود ہے۔ یہی بسویشور
 اور انکے بھانجے جن بسویشور نے آج سے آٹھ سو ایشتر کلیانی علاقہ نظام جہاں انہوں
 نے تبلیغی مرکز بنایا تھا۔ یہ کلمہ طیب اپنے مٹھ میں رکھا تھا۔ وہ کلمہ چندر گنگ علاقہ
 میسور کے مٹھ میں موجود ہے۔ اس کا ذکر آگے آئیگا۔ آج سے چار ہزار سال پیشتر یعنی
 سری کرشن جی کے ۸۵۱ سال بعد زبانہ پر گیشہ را یا شکنی نے سری کرشن جی کی
 زبانی سنی ہوئی پیشین گوئیوں کے متعلق کلکی اتھار یا بگت مگر، یا ایستھو تار کو حسب ذیل الفاظ

میں بیان فرماتے ہیں۔

انے شہنشاہ وقت آپ کے وصال کے (۱۱۵۱ سال بعد سری کرشن جی کی تعلیم کے اثرات ضائع ہوتے رہیں گے، اور سوکھا نکشتر میں مرتج و غصیرہ کا دور رہے گا۔ اس وقت کلیوگ کا شمار ۱۲۰۰ رہے گا۔ اس وقت پر دیون خاندان سے نند نامی ایک بادشاہ پیدا ہو گا۔ اس حساب سے سندھی کلی لینے دو اپاریوگ اور کلیوگ کے درمیانی مدت (۸۵) سال ہوئی اور نند بادشاہ کے زمانہ تک کلیوگ کے (۱۱۱۵) سال گزر گئے یہی شنگ منی سوامی آگے فرماتے ہیں۔ نند خاندان میں ایک سو حال حکومت رہیگی۔ اور بعد ازاں مور خاندان والے اس زمین پر (۱۱۳۷) سال حکومت کریں گے۔ پھر اس زمین پر شنگ خاندان والے (۱۱۰۰) سال حکومت کریں گے۔ بعد میں خاندان کے کنوؤ نامی خاندان (۵۴۵) سال اس زمین پر حکومت کرے گا۔ اس کے بعد آندھ خاندان (۴۴۵) سال حکومت کریگا۔ پھر اس کے بعد ابھیر نامی خاندان (۱۰۹۵) سال حکومت کرے گا۔ بعد ازاں سون خاندان (۳۰۰) سال حکومت کرے، اس کے بعد ہندوستان پر شہنشاہیت نہیں رہیگی۔ ہندوستان مختلف خود مختار ریاستوں میں بٹ جائیگا۔ اس زمانے میں گناہوں کی کثرت ہوگی۔ اس وقت اللہ رب العالمین کلکی (یعنی بت شکن) کے روپ میں ظاہر ہوگا۔ اس حساب سے سری کرشن جی سے لیکر کلکی اوتار کے ظہور تک (۳۴۵۸) سال ہوتے ہیں۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ کلیوگ کے شمار ۱۲۰۰ میں اللہ رب العالمین کا کامل منظر رحمت اللعالمین بن کر سوائے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں کوئی ظاہر نہیں ہوا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کلکی اوتار ابھیوں گے آخر میں آنا چاہیے کیونکہ

دو بار کے آخر میں کرشن جی آئے، یہ خیال کمزور ہے کہ کون سے قسطنطینیہ
 بڑھ جاتی ہیں، اس وقت ڈاکٹر نکاندہ رہتا ہے بقول شکر مٹی کی طرح جب وہ
 سال گذر جائیں گے۔ اس وقت گناہوں کی کثرت ہوگی۔ زمانہ محدود ہے مگر جانا بکسی
 نیکیا زمین کا بوجھ ہلکا کر لیا۔ واقعی ایسا ہی ہو اور نہ سمت صبر کے خیال کا ساتھ دیا
 ہو کیونکہ آخری زمانہ ۱۰۰۰-۲۰۰۰ برس ہوتا ہے۔ یہ بالبدلت غلط ہے، بیماری
 برائی میں ہو۔ اور علاج بنایا ہے میں کیا جائے۔ فعل عبت ہے۔ اللہ تعالیٰ
 عبت فعل نہیں کیا کرنا۔

حضور علیہ السلام میں کلکی بران اور کھاگوٹ بران کے
 کا استادن کے نام سے منظر آتے ہیں، وہ نشانات صبر نہیں ہیں۔
 زمانہ کا اس طرح کے ٹکڑے ہوتا۔ بیکٹ گرد کے ظہور کے زمانہ میں ہندوستان
 میں سوانہ بنی، اور چند بنی خاندان تھے، پس میں جھگڑے کے تباہ ہو جائیں گے۔
 شاک دیب (ایران، وخراسان، کابل و شاہ اپنے اطراف رہنے والے سورج بنی
 نہ انداز تباہ کر دیا۔ اسی کے مطابق کھنڈ کے ۱۰ سال کے بعد ہندوستان
 کی زبردست حکومت بے ویسی کی وجہ تباہ ہو گئی۔ اور ملیخا، شانی، گھس، پڑے
 گنگا پارنگ ان ہی لوگوں کی حکومت تھی۔ اور تقریباً تمام جہت کی تمام لوگوں کو
 تباہ کر دے۔ تباہ کر گواہ ہے تو بن، کشمیر، دودرا، وغیرہ کی زبردست حکومت
 زمانہ میں تباہ ہو گئیں۔ اور سرائی، تیسرا ایران، چھوٹا ایران،
 زبردست حکومتوں کو دوشیران کے سپر سالاری میں تباہ کر دیا۔

بعض غلط نہیں کی وجہ ہندو اقوام کھنڈ (۱۰۰۰ سال کے اخیر میں کھنڈ
 اوتار کا انتہاء کرتے ہیں۔ آخر وہ بھی گذر گیا۔ بننا طے یہ ہے کہ تاریخی تہذیب
 کھنڈ (۱۰۰۰) مگر تو مہر، شہنشاہ، اور

کو صاف رو دیا ہے۔ یہ کہ کلکی اوتار دوبارہ آئیگا۔ وہ زمانہ کلیوگ (۵۰۰) کا
 انوی رہیگا۔ اس وقت عورت کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا۔ اور کالارتھ آئے گا
 اور بے لگے ہوئے چلیں گے۔ گویا چھیندر اپنے بچوں کو بیکر چلتی ہے
 اور کرب و کوک لگاگ، میاگ، فوج یا جوج کا زور ہوگا۔ یہ مدھی کا ظہور ہے
 بھاگوت اور کلکی پران میں لکھا ہے کہ جگت گرد کلکی اوتار کی پیدائش کی جگہ
 شامل گرام ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملکوں کے نام ہر وقت بدلتے رہتے ہیں
 مثلاً کسی زمانہ میں ہندوستان کو جنودپ کہتے تھے۔ بعد ازاں بھارت ورش
 نام ہوا۔ اور مسلمانوں کے دور کے زمانہ میں اس کا نام ہندوستان ہوا اور اب
 انڈیا نام رکھا گیا ہے۔ غرض جس زمانے میں اس ملک کو جنودپ کہتے تھے، اس
 وقت کے ماہرین جغرافیہ نے تمام دنیا کو سات حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ قدیم کتب میں اس
 کا پتہ نکلتا ہے۔ اور ہر شکرت لغت میں لفظ سیت دیپ پر یہ تقسیم موجود ہے

تقسیم سیت دیپ ہفت قلم

نام دیپ	حاصل کا نام	وجہ تسمیہ
۱۔ جنودپ	ہندوستان آسام برما	اس علاقہ میں جام کا میوہ عام ہے
۲۔ شاک دیپ	ایران اور خراسان	یہاں میوہ اور ترکاری زیادہ ہوتی ہے
۳۔ سکند دیپ	روس، بحر منج، چین جاپان	یہاں پہاڑ زیادہ ہیں اور بنجر زمین زیادہ ہے
۴۔ کرک دیپ	اٹلی اور یونان	یہاں ہوا اس زیادہ ہوتے ہیں۔
۵۔ شال دیپ	عربستان اور کھٹان	یہاں روئی پر شیم جیسی نرم ہوتی ہے
۶۔ کش دیپ	اوقیہ کا علاقہ	یہاں خش بینی خوشبودار گھاس ہوتا ہے

اس علاقہ میں پانی بہت سے

انگلینڈ، فرانس، اسپین

۷ یسکر دیپ

بعض کو تھعب اور خود غرضیوں نے اتنا اندھا کر دیا ہے، کہ شہنشاہ گرام کو
مراد آباد کے قریب ڈھونڈنے لگ گئے ہیں۔ آخر نامراد نکلتے۔ قدیم جغرافیہ پکار
کہہ رہا ہے کہ شاہل دیپ سوائے عربستان اور کنعان کی زمین کے دوسرے
حصہ کو کسی وقت بھی نہیں کہا گیا۔ اس طرح ریشٹوں اور ریتوں نے حضور پرورد

کلیانی جن بسویشو کا سکہ اور پہلی

ಕಲಿಯಾಚನ ಬಸುಲಿಶು ಕಾಸಕ

ಕಲಿಯಾಚನ ಬಸುಲಿಶು



عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی زمین کو انگلی سے بتا دیا ہے
بھاگوت اور کلکی پیران میں لکھا ہے کہ جگت گرد و سرور عالم کے بایک نام و شہ
محبت عبد اللہ اور ماں کا نام سومتی (آمنہ) رہیگا، اور پیدائش کی تاریخ ۱۲
بیساکھ پیر کا دن دو گھنٹہ کی دن چڑھنے پر جگت گرد و پیدائش ہو گئے، اور باب کا پہلے

انتقال ہو گا۔ ماں کا بعد جگت گروا سردور عالم شامل دیپ کی رانی خدیجہ
 رضی اللہ عنہا سے شادی کریں گے۔ اس شادی میں چچا اور تین بھائی
 (ابو طالب جعفر عقیل اور حضرت علی) شریک رہیں گے۔ ایک غار (غار حرا)
 میں پرستار (جبریل) سے تعلیم پائیں گے۔ اور جب بستی میں آکر تبلیغ کرینگے لوگ
 تکلیف دینگے تکلیف نہ برداشت کر کے شمالی پہاڑوں میں ہجرت کریں گے۔ وہاں
 سے تلوار لے کر پھر وہی بستی کو آئیں گے۔ ملک فتح ہو جائیگا۔ جگت گروا سردور عالم
 کا ایک گھوڑا ہو گا جو برق سے زیادہ تیز چلے گا۔ اس پر سوار ہو کر آپ کل زمین کی
 اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرینگے۔ براق کی حقیقت ہندوؤں کی کتب میں تفصیل
 وار ہے۔ ان کے اولوالعزم سات پیشواؤں کی حراج کی سواریاں براق میں صبح ہیں۔
 وشنو اکرم کی سواری عورت کی صورت اور پارس ناتھ کی سواری اونٹ اس کی گردن
 اور سکنی کی سواری شیر بہر اس کا چھتا یا پس رام کی سواری گھوڑا۔ اس کے پاؤں بشوا
 کی سواری بیل اس کا پٹہ وشنو کی سواری گڑ اس کے پراو سرد سوئی کی سواری سورس
 دم ان کل سواریوں کی جامع سواری کلکی اوتار کی سواری ہے جس کو کلکی دلچ یا براق
 کہتے ہیں۔ اور بھاگت پران دیویں سکند میں اس براق کی نسبت لکھا ہے۔ اتی شیکرہ
 گن اسپ ینے بکلی سے زیادہ تیز چلنے والا گھوڑا اس سواری کی سورتیں قدیم
 ہندوؤں میں نظر آتی ہیں۔ یور کے غار جو اورنگ آباد علاقہ میں ہیں متعدد
 دیوستان پتھروں میں تراشے ہوئے بت والے ہیں۔ تیارخ سے پتہ لگتا ہے کہ
 یہ دیوستانیں دو ہزار سال کے پیشتر کے ہیں۔ منجھہ اُن کے ایک دیوستان ہے
 جس کا علاقہ ہے۔ اس کا نام رنگ نل ہے۔ اس محل میں ہندو مذہب کو مور توکنی شکل
 میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اس سے قدیم صنایع کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں ہر اوتار
 کی عورت کے سامنے اس کی سواری ہے۔ کلکی اوتار جو سوال اوتار ہے اس کی عورت

ہیں۔ صرف دو سواریاں چھت میں تھیں۔ تراسیدہ ہیں۔ اس بوقت اور موجودہ
سلمانوں کے گھروالی براق میں فرق کچھ ہے کہ وہاں سر پر تاج نہیں ہے۔ دو
براق کا وجود بتایا ہے کہ کلکی اوتار کے دو ظہور ہونگے۔ وہ ہدی علیہ السلام
کی بشارت ہے۔

بفضل رب العالمین صرف رحمۃ اللعالمین پر ہی یہ کل باتیں ٹھیک ٹھیک چلی
ہوتی ہیں۔ دو سکر کسی انسان کو اس مقام پر قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔

ہندوؤں کے گننان شاستر میں یہی فلسفہ ہند کی کتب میں بھی صوفیائے
طرز پر آپ کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ آپ کو ایشانے روپ میں
آسمان کہا گیا ہے۔ اور اس کے ماتحت بدھ خلق سدیو ذات جس کے وجود سے مٹی پیدا

ہوئی۔ اور دھرم دیو جس کے منہ سے پانی پیدا ہوا، اور اگھو جس کے منہ سے آگ پیدا ہوئی
تت پرورش جس کے وجود سے ہوا پیدا ہوئی۔ یہ چاروں ایک سردار کے ماتحت
ہیں۔ وہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ہر جگہ بھرا ہوا

ہوں۔ اور میرے فیض قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اور چار صحابہ چار عنصر ہیں۔

ابوبکرؓ پانی میں۔ عمرؓ آگ میں۔ عثمانؓ ہوا میں۔ اور علیؓ مٹی میں۔ گننان شاستر

یعنی فلسفہ ہند میں حضرت علیؓ کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا ہے۔ اول

وجود کو علم کا دروازہ کہتے ہیں۔ اور ہندو اب تک علیؓ کی یاد کرتے ہیں جس

طرح حدیثوں میں ہے اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا، حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ

علم کا دروازہ ہیں۔ ہر طرح آپ کے نام کو بصورت گنیتی لکھا کرتے ہیں۔ اور

اب تک ہندو اپنے بچوں کی رسم اللہ خوانی کرتے ہیں تو کچھ صورت سامنے رکھتے ہیں۔

سچ یہاں دو گھنٹہ سے پہلے ان پر مشن پرید ہونگے، لکھا ہے حالانکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

موجود تھے۔ یہ اختلاف کیا ہو گا یہ ہے کہ کمال کے وقت میں وہ گھنٹہ کا وقت ہے۔



تو پہلے یہ صورت گنیتی کی صورت موجود رہتی ہے، وہ ہر درجہ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور ہر درجہ والے مکتوب پر گنیتی کی صورت موجود رہتی ہے وہ درحقیقت لفظ علی ہے۔ ورنہ کوئی انسان ہاتھی کی شکل والا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہوا ہے اور فلسفہ ہند میں صاف لکھا ہے کہ ایشو یعنی رب الغلین جس کے منظر رحمۃ للغلین ہیں، انکا بیٹا گنیتی ہے، یعنی حضرت علی رحمۃ للغلین صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور روحانی فرزند بھی ہیں۔ اور جس طرح عربی میں حضرت علی کو ابو تراب کہا گیا ہے اسی طرح فلسفہ ہند میں آپ کو مٹی کا باپ کہا گیا ہے اور کھلے الفاظ میں سید یو جانی (سید ذات) کہا گیا ہے۔ یہ گننان شاستر والی پیشین گوئی پانچ ہزار سال کے بیشتر سے علی آ رہی ہے جب ہندوستان میں مورتی گھنڈن والی جماعت کھڑی ہو گئیں، اور یہ گنیتی کے پوجے بندہ ہونے لگے۔ یہ دائمی حیات والی اللہ کے نام والی پیشین گوئی بصورت آدم (۱۵۳) کے سامنے آئی ہے، جو درحقیقت عربی لفظ علی ہے ہر عالم میں ان سو چند فرقوں نے ہی لفظ کو جو درحقیقت علی ہے سامنے رکھا، جس طرح بصورت بت یہ سب سے اول پہنچ کے قابل سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ بصورت حرف سے اول رکھا گیا۔ یہ راز اب کم از کم تمام ہندوستان میں اپنی کامل حقیقت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ عنقریب انشاء اللہ ہندوستان میں ہر گھر اور ہر عبادت گاہ نبی اور آپ کی آل پر درود پڑھا جائیگا۔ صدیق و سید ارجن بسویشور نے اس معاملہ کو فطرت از یام کر رکھا ہے۔ تاکہ تمام حجت ہو اور اللہ کے امر کے آنے کا راستہ صاف ہو جائے بسویشوکت پر ان میں ہے کہ جگت گرد وہی ہے۔ جو لطیف جسم کے ساتھ تمام دنیا میں بکھرا ہوا ہو۔ اور روحانی طاقتوں کا کامل رحیمی صفتوں سے مہمور مالکی اور صاف کا منظر بنا ہوا دائمی حیات والا ہے یہ پیشین گوئی صرف حضور در عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھپاں ہوتی ہے

دوسرے کو اس مقام میں قدم رکھنے کیلئے جگہ نہیں جس طرح رب الغلین اپنے رحمانی
 تعاضا کی ماتحت دنیا کی نشوونما کرتا ہے، اور مالکی طاقت کے ماتحت اس
 کا انتظام کرتا ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین رب العالمین کی ہر صفت کے کلی مظہر
 ہیں کسی انسان کو یہ مقام نہیں ملا۔ اور نہ ملے گا۔ اس کی حقیقت تصوف کی کتب
 میں نظر آئیگی۔ اور دوسرا حصہ حیات النبی کا ہے اور تیسرا حصہ لطیف
 جسم سے تمام دنیا میں بھرا رہنا اس طرح ہے کہ آپ کو تقریباً تمام دنیا کی اقوام ہر
 وقت یاد کرتی ہیں۔ اور آپ کو آپ کی حقیقت کے موافق مانتے ہیں۔ مگر ان کو خبہ
 نہیں کہ وہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مثلاً ہندوستان
 کے توحید پرست آپ کو آتما کہتے ہیں۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے آتماک روپ یعنی فنا
 فی الرسول ہونا چاہتے ہیں۔ یعنی سب کے ہوں، سب میں ہوں۔ تعصب اور طرف
 داری سے علیحدہ اگھنڈ گمانی ہوں۔ جزو سے کل میں آنے کے لئے ندیوں کے کنارے
 پر آشرم و خانقاہیں بناتے ہیں۔ اور شاعری و اسلام کے طلب میں سارا جہاں
 چھان مارتے ہیں۔ ہر کس و نا کس کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ سب کرتے
 ہیں۔ مگر حضور کی صورت جسم والے نام سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پاؤں کے
 نیچے کی زمین سپر آ کے پڑی ہے۔ زمینی لوگ چالاک کی سے مسلمانوں پر اور
 اپنے اقوام کے درمیان دن بدن زبردست خلیجیں عامل کر رہی ہیں۔ اور حضور
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک بدتر سے بدتر حیثیت میں پیش
 کر رہے ہیں۔ تاکہ اپنی قوم مسلمانوں میں جذب ہونے سے بچ جائے۔ حالانکہ
 وہ جانتے ہیں کہ ان کے بزرگوں نے آٹھ سو سال پیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اپنی کتب کی پیشین گوئیوں کی بنیاد پر مانا تھا۔ بعض راجا اور اہل
 لائے تھے، آج پانچ سو سال سے اس ملک کے پانی میں ڈبوئے ہوئے ہیں۔

انعام میں سخت منافرت پیدا کر دی آج کل اس بات کی حدود و حد کی کوشش
کی جا رہی ہے۔

ہندوؤں کے مقدس مقاموں میں سے وہ کوئٹہ شہر مقدس مقام
ہے۔ جہاں کلمہ طیبہ رکھا ہوا نہیں ہے۔ ہندوؤں کے مشہور مقدس مقام
مثلاً شرننگ گری۔ رامشورم۔ چتدرگ۔ سری رنگم۔ بابا نانک کا گردوارہ۔ مری
مٹھ۔ تپتی وردی۔ گریگنی۔ یہ کل مقامات میں صاف اور واضح طور پر عربی
حروف میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے
جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ ان خانقاہوں کے سردار
ایمان لائے تھے

بابا نانک کا ایمان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر
آٹھویں ہونے سے ہیں کھانین منڈیہ رسول و فرخ چ وہ کیوں ہیں جہاں نہ پارسول
یعنی جو لوگ انھوں پہر غافل ہیں دنیا کی لذت میں مبتلا ہیں۔ ایسے لوگ دوزخ
میں کیوں نہیں رہیں گے۔ ان کو رسول کی فکری نہیں ہے مگر تھ صاحب صف ۲۹۵
صراح پر ایمان۔ تان پیر شنبہ نو جبریل لے گیا اور امتحان پر وہ دوح پینمبر نال
خداوند ال ہی گلا دیا اور وہ دوح خدا کی شبیہ و سہی ہی تان آواز آئی لے پینمبر
تیری تیری شبیہ ہیں تو میری شبیہ یا تال تے اپنے روپ دی صورت سب جگہ
لکھا تھ شیشی نظر آوندی ہے۔ اس طرح میں سب جگہ ہاں اور تیرا آئینہ صاف
ہے۔ اور تیرے لوح میری شبیہ نظر آوندی ہے (جہم ساکھی بھائی بالا صف ۶۳)
ہیں جسے جبریل پینمبر کو لے گئے۔ اور وہاں پر وہ میں خداوند تعالیٰ کی پینبر
سے غصہ ہوئی۔ پر وہ میں خدا کی شبیہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس وقت آواز آئی لے
پینمبر میری تیری شبیہ نہیں تو میری شبیہ ہے۔ اس طرح آپ کے روپ کی صورت

سب جگہ ہے۔ مگر صاف شیشہ میں نظر آتا ہے۔ اس طرح میں سب جگہ ہوں اور یہ آئینہ صاف اور تجھ میں میری شبیہ نظر آتی ہے۔

مانک پر کچھ مہربانیا والے کا ایمان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر مانک پر کچھ چند صدی پیشتر علاؤ نظام میں بہت بڑے ہندوؤں کے مقدس بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ہزار ہا برہمنوں کے مرشد ہیں۔ اس وقت لاکھوں آپ کے متقد ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب پدمالا کے صفحہ ۲۹ پر حسب ذیل عبارت موجود ہے

”وہ ہے بندہ جو ہے بندہ راہ نہ جانے سو ہے گندہ لا الہ سے دم کو لیکر لا الہ میں ٹھہر جانا محمد رسول اللہ کہ نبی علی کا رہنا یا نا۔ تول ہے رسول اللہ کا روزہ نہا کرتے رہنا۔ اپنے دم پر قائم رہ کر موت کے آگے مرجانا ہے۔ مانک سنگ ہے نبی کے در کا باندھ لیا گلے تا گا ہے۔ میرے رب کے ہاتھ میں جد ہرنچا۔ ادھر کجا گا پدمالا صفحہ ۳۱

اس وقت بھی اس سٹھ کا دستور ہے کہ دین جگا کر باہر نکلتے ہیں۔ سبز جھنڈا ان کا نشان ہے۔

تلمسی داس جہاراج کا این حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دن کا واقعہ ہے کہ تلمسی وہیں جہاراج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سراج کی حقیقت پر غور کرنے لگے ساتوں آسمانوں کی سیر کے مضمون پر بار بار کہنے لگے۔

”اس دوائے درہنیں نبی کیو کس در معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پوی بھی مسلمان تھیں کیونکہ پوی نے باب دیا۔ ایسا کیو جیسا چکشتوں میں عکس۔ یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا تھے جس طرح نظر جاتی ہے۔ تلمسی داس

کہ ہندوؤں کی کتابوں سے ملا۔ تلسی دہس نے ایک کتاب سنگ رام پرین کا ترجمہ کیا ہے۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر انسان کا ایمان لانا ضروری بتایا گیا ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

یہاں کچھ بات کچھ را کھوں
ایک طرف داری جانبداری میں کچھ نہیں کہنگا
وید پران سنت ست بھا کوں
وید میں اور پرانوں میں بزرگوں کا جوین دی کہنگا
برکھ سہس دس سندرم ہوئے
تہ کے بعد نہ پائے کوئے
دس ہزار برس کی ولایت تمام ہوگی۔ پھر اس کے بعد کوئی یہ مرتبہ نہیں پا سکتا
یعنی نبوت ختم ہوگی۔

دیس عرب بھوک تہا سہائے
سوتھل بھوم گت موکھگ رائے
دیس عرب میں جمد کا خوش ناستارہ ہوگا۔ کیا ہی شان کی زمین ہے۔ اے
لکھ رائے ذرا اس کی حقیقت سنو

سمیچھو سمت تاکر ہوئے
سندرم رام او میں تھتھ سوئے
انہونی بات یعنی بخیرے اس سے ظہور میں آئیں گے۔ لی اللہ قائم کیا جائیگا۔ وہی
سمت بکرم کی دوا لگا
ہا کوک ش چیر تینگا
سمت بکرم جیت کی سمندروں کی تعداد کے موافق یعنی ساتویں صدی میں کیونکہ
سمندرمات ہیں، جو نہایت اندھیری رات میں مانند چار آفتاب کے جھلکیگا۔
راج تیت بھویر بت دیکھا ہے
این ست سب کا سمجھا ہے
بادشاہی قاعدہ کئی موافق خوف و لا کر خلق و تحت ظاہر کر کے اپنا دین سب
کو سمجھا ہے گا۔

جیت سندرم ست جاری
تنگی نیس ہوئی بھو بھاری
عاقل واللہ کے بھوک یعنی خلیفہ چارہوں گے۔ ان سے بہت بھاری نسل

پسید ہوگی

نغمہ آگم سوسیتیج اپارا
بتی آیا اور ملیت جھارا
ان کا جلال سمندر جیسا بے انتہا ہوگا۔ یعنی گرم ہوگا ان کے دریاں میں
تب تک سندرم بھی کوئے
بنا محمد پار نہ ہوئے
اس دین کے جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے تو بے وسیلہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پہنچے گا۔

شمخت نام ہوئیں یرت دھاری
تیشی مانسی جنت بھکاری
عابد لوگ بڑے بھیک مانگنے والے اسی نام کا وظیفہ کر کے بڑے مرتبہ والے ہو جائیں گے
بن چسار پچار دھنشا
دھنشا بھجیں جات کلیسا
چیموت پاک پوجا پاٹ چھوڑ کے جو آئے وظیفہ پائے۔ اس کے نام سے دور
ہوئیں۔ اس سے دین و دنیا کی فکر کریں۔

سوسانج مکٹ ترپاویں
ہرور اس کو دید بکھا دیں
اللہ کی محبت میں مرٹ جائیں گے۔ اور وہی نجات پائیں گے۔ بار بار اچھی
طرح سے دید ہی کہتا ہے۔

تب ہوئے سنگ لنگ اوتارا
مہدی کیسں سکل سنسارا
تب ہوگا سنگ لنگ اوتارا
مہدی کیسں اسکو تمام جہاں والے
چہر سندرم تمان نہیں ہوئے
تلسی بجن مت مت کوئے
ان کے بعد پھر ولایت ہوگی
تلسی دہن یہ بات بالکل سچ سچ کہتا ہے
دکن کے بزرگان ہنود کے سردار بسویشور کا واقعہ شرن لیل اوت ہو تو تقریباً
ستام مٹھوں میں قلعی اور مطبوعہ موجود ہے۔ اس کے صفحہ (۲۰۹) پر لکھا ہوا ہے
کہ بوقت نزع بسویشور نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور چن بسویشور دوسرے

اوتار جلت گرد و سرور عالم کا ظہور ہو چکا ہے۔ دیکھو سرور و ناکا قول شہن لیل
امرت صف اور درونی کا قول صف اس طرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم لطیف جسم کے ساتھ کل ہندوستان میں بکھر ہوئے نظر آتے ہیں۔

اب عیسائیوں کا حال دیکھئے۔ کوئی عیسائی ایسا نہیں ہے جو یہ نہ کہتا ہو کہ عیسیٰ
علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اور کوئی عیسائی ایسا نہیں ہے جو یہ نہ کہتا ہو کہ عیسیٰ علیہ
السلام کے بیشتر اللہ تعالیٰ نے اپنے نوکروں کو بھیجا۔ کام نہ بنا تو بیٹے کو بھیجا تب بھی
کام نہ بنا۔ بیٹے کے بعد اب وہ خود آئیگا۔ و حقیقت یہ عیسائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو آپ کی بخت کے بیشتر سے مانتے چلے آ رہے ہیں، ابوت کی تصدیق حدیثوں سے
ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بظاہر دیکھنے کے لئے میں آدم کا بیٹا ہوں
و حقیقت روحانی طور پر آدم کا باپ ہوں اور فرماتے ہیں انا من نود اللہ وکل شئی
من نوہی من احب ان ينظر الی ابراہیم فليتنظر الی الی یحمر و من احب ان ينظر
الی نوح فليتنظر الی عمر و من احب ان ينظر الی ادریس فليتنظر الی عثمان و من
احب ان ينظر الی یحییٰ فليتنظر الی علی و من احب الی عیسیٰ بن مریم فليتنظر
الی ابی ذر غفاری غرض ہر عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کو ضرور یاد کرتا ہے، پوجہ
تعصب یا مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ یہ نہیں کہتے کہ وہ باپ حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں، آپ ہر مقدس مقام میں اور ہر گھر میں موجود ہیں۔ اور باقی سب مسلمان
وہ کو نسا مسلمان ہے جو بار بار آپ پر درود نہیں پڑھتا۔ اس طرح ہندوؤں کی
پیشین گوئیوں کے مطابق آپ جلت واپی بینی لطیف جسم کے ساتھ جلت میں بھرے
ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ دنیا میں ان قائم کرنے
کے لئے کوشش کریں جس کے دل میں اس کا خیال نہیں وہ مسلمان نہیں۔ وہ اپنے
کو غیب تو رسوں کے نمبر میں دیکھتا ہے۔ وہ صرف اس کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میں ہے۔ دیگر اقوام کو اپنے اندر ہضم کرنا ہی اسلام کا ایک امتیازی نشان ہے
اللہ ہر مسلمان کو اس کام کی توفیق دے

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



فاکار

صدیقِ نیند ارحن بسوشتو

مورخہ ۱۴ فروری ۱۳۲۴ھ

معینا رات

سردور عالم و محبت گرد، وہی ذات ہو سکتی ہے، جو فطرت انسان کے مطابق ہے
ہوئے چاروں مذاہب یعنی برہمن (نقیہ)، چھتری (مجاہد)، ویش (داجہد)
شودر (مزدکور) کے لئے نمونہ ہو۔

اس معیار پر بھی صرف ایک ذات پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی
پورے پورے اترتے ہیں۔ ان مذاہب میں مجملہ دیگر اعمال کے ایک عمل قربانی بھی ہے
جنگو اس کتاب میں تفصیل وار بیان کیا گیا ہے، انشاء اللہ جس وقت کنٹری کتاب
جنگت گرو کا پورا ترجمہ شائع ہوگا۔ اس میں دیگر اعمال کا بھی ذکر آئیگا۔ ہو مہذا
قرآن کریم میں آیا ہے۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيُذَكَّرَ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ
علی مارز قہص من بصیحة الانعام اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی رض

کر دی ہے وہ اس طرح کہ وہ لوگ اللہ کے لئے ہوئے چوپایہ جانوروں پر اللہ کا نام لے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ **وَالْبَدَن جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَافِظٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صِرَافٌ فَذَاقُوا وَبَرُوا** جن پر یہاں فکسلان تھا اطمحوا بقائع والمعتزہ

اے مسلمانو! ہم نے اونٹ کو تمہارے لئے اللہ کے نشانوں سے بتایا ہے اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے جب وہ صف بندھے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت ان پر اللہ کا نام لو۔ جب وہ اپنے پہلوؤں پر گر جائیں تو اس سے خود کھاؤ۔ اور غریبوں اور فقیروں کو کھلاؤ۔

اس قول کے مطابق ہم ہر قوم میں قربانی دیکھتے ہیں۔ یہ برہمن قوم جو اس وقت گوشت سے بہت پرستش کرتی ہے، ان کے اصول میں سب سے اول اصول قربانی ہے۔ آج کل اس مسئلہ میں پیچیدگیاں بڑھ رہی ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارا فرض ہے کہ مخصوص ہندوؤں کو ان کے اصول سے واقف کرائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہمارا مضون ہندو مسلم اتحاد کیلئے جادو کا کام دیکھا، مسیحہ سچو بہ نے بتایا کہ عداوت کا سامان دراصل مسئلہ قربانی کا ہے۔ اس عداوت کے سید لکرنے کی دوجہ ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ جب سے مسلمان ہندوستان میں آئے تھے تب سے ہندوستان کے پولیٹیکل ہندو لیڈر ہندوؤں کے ذہن میں گائے کا تقدس جمانے لگے، یوں تو تقدس اس سے بھی چند سال پیشتر خاص خاص قوموں میں بے حقیقت طور پر تھا۔ جب دیکھا کہ اسی ایک مسئلہ سے مسلمانوں کے متبادل کی ایک حجت تیار ہو سکتی ہے۔ تو دن بدن اس میں جان ڈالنا شروع کیا۔ اور اس طرح قوم کے جذبات کی روبرو کرتے رہے جب مغلیہ سلطنت کمزور ہو گئی ہندوؤں نے اس مسئلہ کو کامیابی کا آلہ بنایا۔ چنانچہ سید اجمی بار بار لکھتا تھا کہ ”گائے کو بچاؤ“

تو تمہارا دھرم بچتا ہے۔ گائے کی بے عزتی تمہارے دھرم کیلئے بے عزتی ہے
 دھرم کے واسطے مرجانا چاہیئے۔ مرتے مرتے مارنا چاہیئے۔ مار کر اپنے قبضہ میں اپنا ملک
 لینا چاہیئے۔ اس موقع کے علاوہ اکثر موقعوں پر پولیسٹیکل پارٹی نے اس سے ناجائز فائدہ
 اٹھایا۔ اور ناحق انسانوں کا خون کیا، اور آج کل اسی ایک بات پر زور دیا جا رہا ہے
 اور دن بدن گائے کا تقدس بڑھ رہا ہے۔ ایسے موقع پر ہر برا اخلاق آدمی کا فرض ہے
 کہ اس راز کو طشت از باہم کرے۔ وہ یہ ہے کہ عام ہندوؤں کو ہر ممکن طریقہ سے ظاہر
 کرے کہ گائے کا تقدس انکا کوئی مذہبی اصول نہیں ہے۔ یہ درمیانی آئی ہوئی چیز
 ہے۔ اس طرح ہندوؤں کو پولیسٹیکل سیدان سے نکال کر مذہبی سیدان میں
 لائے۔ اس کام کا اولین فرض مسلمانوں کا ہے۔ کیونکہ پہلی ذمہ داری ان کی
 یہ ہے کہ گائے کے تقدس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھڑپ نہ ہو، کیونکہ آپ نے
 گائے کی قربانی کی۔ اور دوسری بات یہ کہ ان کی خاموشی سے ہندو ناجائز طور پر
 اسی ذریعہ سے اتفاق پیدا کرتے ہیں۔ بزعم خود ایک دن مسلمانوں کو گائے
 کی دم کپڑے کے ہندوستان سے باہر نکال دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس شیطانی
 حرکت کو اللہ تمہارے خوب جانتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہر ممکن ذریعہ سے ہندوستان
 کو یہ بتایا جائے کہ گائے کی قربانی ان کا مذہبی فرض ہے۔ اور گوشت خوردی ان کا
 مذہبی شعار ہے۔ اس طرح ہماری چند دن کی جان توڑ محنت سے ہندو مسلم
 اتحاد ہو کر دھرم راج قائم ہوگا۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہندوؤں کے سامنے قربانی
 گائے کا مسئلہ بار بار رکھیں جب سے مسئلہ قربانی کا ہندوستان میں دورہ
 لگا رہا ہے۔ کبھی ان نہیں رہا۔ اے ہندو کھائیو! ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ پر
 گائے کو قربان کر دو۔ اسی طرح قربان کر دو۔ جس طرح وال ملک جی نے شیون
 کی دعوت میں قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کر دو۔ جس طرح اتفاق کیلئے منوجی نے

نہ باندی پر پانچ لاکھ گائیوں کو قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کرو جس طرح
 سیتا جی نے آفت سے بچنے کیلئے ایک ہزار گائے گنھا کے کنارے پر قربان کیا تھا۔
 یا اسی طرح قربانی کرو جب یاگ کا وقت آیا تو سری کرشن جی نے ایک گائے قربان کی
 تھی یا اسی طرح قربان کرو جس طرح حضور بزمیم نے اپنے ہمانوں کے خاطر ایک بھڑا
 قربان کیا تھا۔ یا اسی طرح قربان کرو جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے بت پرستی کو توڑنے کیلئے
 مقدس گائے کی قربانی کی تھی۔ یا اسی طرح قربانی کرو جس طرح دوستوں کی خاطر حضور
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گائے کی قربانی کی تھی۔

چونکہ مسلمانوں کے پاس کامل اور غیر خوف و غیر متبدل دستور العمل ہے
 ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان شریعت کے خلاف قدم مار کر ایک دن کے لئے بھی کامیاب
 رہ سکے۔ اس وقت مسلمانوں کے ہاتھ میں وہی قوانین ہیں جو تیسرے سو سال کے
 کے پیشتر تھے۔ دنیا میں سوئے اس قوم کے دوسری کوئی قوم نہیں ہے جس
 کے قوانین اصلی حالت میں باقی رہے ہوں۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کو دوسرے قوموں میں
 اپنے پیغمبر سرور: و عالم سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موت و حیات کو ایک دور کے
 لئے بھی نہیں چھوڑ سکتے، گویا اگر وہ اپنے سرور زمانہ کے زیر اثر ہو کر اپنے پیغمبروں
 اور ان کے کاموں کو چھوڑ دیا۔ جتنے صدق کیا۔ تو ان کے کم میں یہ وسط موسیٰ علیہ السلام
 اللہ یا مہر امان تہ بجا آتے یعنی تحقیق اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم فلاں چیز کو
 اس کی تفسیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل اور قول ہے عمل یہ ہے کہ آپ نے
 ایک دفعہ گائے فسخ کر کے دوستوں کی تیقات کی تھی اور حدیث یہ ہے کہ ہر سات مسلمانوں
 میں ایک گائے کی قربانی ہونی چاہیے۔ اسی صورت میں کوئی مسلمان ممکن نہیں کہ اس
 دستور العمل کو چھوڑ دے۔ وہ جانتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدیعت

میں برکت ہے۔ ہندوستان میں آج سے پچاس سو سال پیشتر ایک عظیم الشان طاقت نے گاہ
 رکشا کو زور دیا اور جیسے جیسے مسلمان دنیاوی طاقتوں میں کمزور ہوتے گئے۔
 ایسے ایسے یہ فتنہ انگیز مسئلہ طاقت پکڑتا گیا۔ اس طرح ان منکروں نے اسی فتنہ
 کے ذریعہ مسلمانوں کا اقتصادی حال خراب کر دیا تو ہمیں میں عداوت و ابدی اسلام
 کو ذیل کرتے ملک گھنے اسلام کی شاعت میں ایک زبردست دیوار اڑا گئی۔ وہ قوم
 جو اس قدر گوشت خوار کہ سوروں تک نہیں چھوڑتی۔ مثلاً سرہندہ۔ راجپوت۔ انھوں نے صرف
 ایک گاؤں کے مسئلہ کی وجہ سے ہم سے لین دین چھوڑ دیا۔ چھوٹ چھات شہر وں کی۔ اور ان
 منکروں نے اس خفیہ انقلاب سے ہندوؤں کے دلوں میں صرف گاؤں کشی سے نفرت ہی
 نہیں پیدا کر دی بلکہ گاؤں کشی کے موقع پر بغض و غضب پیدا کر دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ
 ایک زمانے کی ناجائز کوشش نے عوام کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ تو ایسی
 صورت میں ہر بااخلاق انسان کا فرض ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کیلئے یہ ناجائز انقلاب
 کو دور کرنے کیلئے ہم تن کوشش کرے وہ یہی کوشش کہ ان ہندوؤں کی مہاری
 کو ملت از باہم کیا جائے اور ہندوؤں کو ان کے قدیم مذہب سے لایا جائے اور ان کو
 مذہبی غیرت دلائی جائے اور ان کو ان کے اہتاروں اور شیو سے محبت پیدا کرادی جائے
 اور ان کو یہ سمجھا دیا جائے کہ اے دھوکا۔ خود وہ بھائیوں کو کہ جب تم گاؤں کشی کرنے والے
 لوگوں سے نفرت کر رہے ہو تو وہ درحقیقت تم سرہی رام جی اور ستیا جی سے نفرت کر رہے ہو
 کیونکہ انہوں نے گنگاندی پر ایک ہزار گائیں قربان کی تھیں۔ و الملک پران پر چھہ کر دیکھو
 اور تم درحقیقت منوبی جو دھرم شاستر کے اہتار ہیں۔ ان سے نفرت کر رہے ہو کیوں ہنوں
 نے زبداندی پر پانچ لاکھ گائیں قربان کی تھیں۔ دیکھو یہاں ہی ورت پران اور یہ
 نفرت مسلمانوں سے نہیں کر رہے ہو بلکہ درحقیقت تم سرہی رام جی جھگڑا اور

ارجن جی سے کہہ رہے ہو۔ کیونکہ ان دونوں نے ایک دوسرا لگ کے وقت گلاش قرمان
 کی تھی دیکھو بھاگوت پریان اور تم نفرت مسلمانوں سے نہیں کر رہے ہو بلکہ والملک شری
 اور وسنتہ مائیں سے نفرت کر رہے ہو کیونکہ والملک نہ مشر میں گائیں کاٹ کر کھاتی تھیں
 دیکھو اترام جڑ غرق ہوئے تھے کہ ویدوں یا پرنوں اور شاستروں کا وہ کونسا رشی ہے جس نے
 گوشت نہیں کھایا۔ اللہ کے پاس وہ لوگ جو اب خدا ہیں جو ایک ناجائز جذبہ ہندوں
 میں گاؤ رکھنا چاہتے تھے کہ اب تک ہزاروں کاٹوں کو روایا اور سانسے جہاں کے ہینڈا
 حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی حقارت کی نظر سے دیکھا اور اسلام
 کو ذیل کیا اور مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ میں جیلن ہوں کہ دنیا نے ایسے موزوں
 کے لئے قانون کیوں نہیں بنایا۔ اب دھرم مانہ آچکا ہے کہ دنیا اس مسئلہ پر غور کریگی
 اس مسئلہ کو خود اس زمانہ کے اور قدیم ہندو نیز رصاف کر دے۔ ذیل
 میں اطمینان کیلئے پتہ دے دئے جاتے ہیں۔ اگر اور بھی شک باقی ہو تو کرنا لگی ملاقات کے
 کسی دیندار یا محسن سے خط و کتابت کر کے یا خود پہنچ کر مسئلہ صاف کر سکتے ہیں۔ اے ہندو
 بھائیو! وہ ہم سے ملو ہم آپ کو ہر طرح سے قوت آمیز یہ کہنے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس
 چاہتا ہے اور شیطان فصل چاہتا ہے اور ہوشی و فنی اور تار اسی کام کے لئے آیا
 اسی کے مقابلہ میں ہر وقت شیطان جدائی اور نفرت پیدا کرتا رہا ہے۔ اے بھدار
 بھائیو! خدا کی طرف آؤ شیطان کی طرف مت جاؤ۔

۱۔ مری کرشن جی نے یاگینی قربانی کا وقت آپہنچنے کی وجہ سے کبھی جانور قربان
 کئے ان میں ایک گائے بھی تھی (جھاگوت دعوان اسکندر باب ۸۰)
 ۲۔ ایک دن والملک شری نے وشٹھ مہی کی صیافت کی۔ اس صیافت میں کئی
 رشتیاں اور رانیاں اور معزز ہندو شریک تھے۔ طعام پھر وہ مہلوں کے گوشے

سے تیار کیا گیا تھا (انعام چتر صفحہ ۶۳)۔

۲۔ سیتا دیوی نے وڑاں جاتے وقت گنگا تاتا سے نہت کی قسمی کہ اسے گنگا مانی
اگر میں وڑاں سے صحیح سلامت واپس آؤں گی۔ تو تیری ہر ایک ہزار گائے
قربان کروں گی۔ اور سیتا دیوی بفضل خدا صحیح سلامت واپس آئیں، اور ایک ہزار
گائیوں کی قربانی کی (الملک پوران ابو دھیا کھانڈ شوک ۲۰-۲۵)

۴۔ ایصالِ ثواب کے لئے گائے کا گوشت کھلوانا بہترین طریقہ ہے۔

(ایستنب گزنتہ سوتر (۱) صفحہ ۱۸ باب ۱)

۵۱۔ ایصالِ ثواب کیلئے اور قربانی کیلئے گائے کا گوشت ضروری ہے۔

(ایستنب گزنتہ تیسرا کھانڈ)

۱۶۱۔ ایصالِ ثواب کے لئے اگر برہمنوں کو گائے کا گوشت کھلایا جائے تو باپ دادا

ایک سال تک نجات پاتے ہیں (ایستنب گزنتہ سوتر (۲) صفحہ ۱۷-۱۵)

۱۷۱۔ ایصالِ ثواب کی دعوت میں مدعو شدہ برہمن اگر گوشت سے نفرت کرے تو اس
جانور کے جسم پر جس قدر بال ہیں، اتنے دن وہ دوزخ میں رہتا ہے۔

(کورم پوران سوتر (۳) صفحہ ۱۷)

۸۔ اگر کوئی شخص نہ ہی اصول کے مطابق قربان کر کے گوشت نہ کھائے تو وہ مرتے

کے بعد اکیس گوشت خوار جانوروں میں جنم لیتا ہے (منو سمرتی باب ۵)

(۹) منوجی نے ایک دفعہ تریباندی پر کشت سے جانوروں کی قربانی کی تھی۔ ان پر
پانچ لاکھ گائیں بھی تھیں۔ اس ضیافت میں پانچ کروڑ انسانوں نے کھایا

(برہمدیورت پوران)

اس سلسلہ قربانی گاؤں گوشت خواری کی نسبت صرف ہماری ہی حقیقتات ہیں

ہیں، بلکہ اس زمانے کے سمجھدار ہندو بڑے زور سے اعلان کر رہے ہیں، بجلد ان کے لوگ مانیہ تلک میں جنہوں نے بڑوہ کانفرنس میں فرمایا تھا، دو ہزار سال پیشتر ہندو اپنے مذہبی اصول کے ماتحت جانوروں کی قربانی کیا کرتے تھے، ان کے خون سے دنیا سرخ ہوتی تھیں (اخبار کیسری مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اسی مسئلہ پر بڑی فصاحت سے پندت گری دہراشرم جیرویدی فرماتے ہیں۔ قربانی کے مسئلہ میں جانوروں کا ذبح کرنا نہیں ہے۔ کہنے والا کون ہے؟ یہی تو ایک چیز تھی کہ جینی اور بدھوں نے علیحدگی اختیار کی۔

(مہرتی ورنی پر بھاکر پرکاشک سرسوتی بھنڈارکاشی صفحہ ۵)

اسی مسئلہ پر حال میں ڈاکٹر مونجے کانپور والے نے بہت روشنی ڈالی ہے، اور ہر جگہ یہی یقین کرتے پھرتے ہیں کہ جانوروں کی قربانی ہندوؤں کا فرض اولین ہے اور جب تک ہندو گوشت کھاتے رہے، تب تک سوراج رہا۔ جب سے بدھوں اور جینیوں نے ہم سے گوشت خوری چھڑوائی، تب ہی سوراج گیا۔ دوبارہ سوراج لینا ہے تو گوشت کھاؤ۔ اس ڈاکٹر کے ساتھ جیرویدی سری ویدی صاف طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ گائے کی قربانی کر کے گوشت کھانا عین ہندو دھرم ہے، اور قدیم سے چلا آتا ہے۔ (دیکھو مختلف اخبارات)

یہ حالات اور واقعات بتاتے ہیں کہ گاؤں کھٹا مسئلہ کی بنیاد فساد پر ہے۔ اس فساد کو دور کرنا ہر ایک نیک آدمی کا کام ہے خصوصاً مسلمانوں کا مذہبی سہمی فرض ہے کہ اس بلا کو ہندوستان سے دور کرنے کی کوشش کریں، پہلا تو اسلام پر یہ سخت حملہ ہے۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کرنے کا زبردست آلہ ہے۔ دوسرا مطلب اس میں یہ ہے کہ درحقیقت ہندو مذہب کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ کسی

وید میں ہندو مذہب کا نام ہے۔ اور نہ کسی شاستر میں اور پوران میں ہندو مذہب لکھا ہے یہ کوئی مذہب نہیں۔ ہندوستان کے رہنے والوں کو ہندو کہتے ہیں۔ اور اس نام کے یا تسمیہ خوانی گنہوالے مسلمان ہیں۔ اس سے بھی ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہندوستان کے مختلف مذاہب میں کوئی ایسے دو مذہب نہیں ہیں جن میں اصولی اختلاف نہ ہو۔ اتفاق کے لئے بے بنیاد نام ہندو اختیار کیا ہے اور بے بنیاد مسئلہ گاؤں رکھنا اختیار کیا ہے۔ ان دونوں کو گرانے کیلئے ہر مسلمان کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا چاہیئے۔ اسی میں مکاروں کی مکاری کا خاتمہ ہئے یہی چیت مسلمانوں کے وجود کو ہندوستان میں قائم رکھنے کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ دوسرا حقیقی ذریعہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت صورت بار بار پسند ووں کے پیش کرو۔

سُيْ أَوْ دَعُوا نَا انْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

एकदा रथ मारुह्य विजयो यानरधवजम।

अश्वीवंधनु शदाथ तृणै चानयसायकौ ॥१३॥

सांके कृच्छ्रेन सन्नद्धो विदुर्गु जह्यं चनम।

यद्बुधालभृजकीषं प्रायिशत्परवीरख ॥१४॥

तत्राविध्य चक्रै यथा ध्यानसूकरान्म विषान्कृज्ज।

शरमानजययानस्य कुन्दरिणान् श श श ल्लकान ॥१५॥

नान्निन्धुः क्रिकरा शान्ते मेध्यान पर्यह्युपागते।

तृटपरीतः परिश्रान्तो बीमनसुयमुनामगज ॥१६॥

सवस्ति देवी नरसिन्धवां पारयेन्मै पतिव्रताम्
 यत्थं त्याम गोसदृशेषु सुराद्यदृशनेन च ॥
 त्रयो. अर्ज ५५ श्लो १०

४ आद्यां मनुब्रह्म पुत्रः शनरूपा पतिव्रता !
 धर्मिष्ठाणा बरिष्ठशय त्रिष्टो मनुषु प्रमुखा
 स्वाद्यमभूयः शंभु सिन्धो विष्णु ब्रतपरायण
 जोवन्मुक्ता मद्युजानी भयनः प्रपितामहः ५४
 राजसूयसदृशं चचकरै वै जमंष्टा नटे !

त्रिलोकमयमेधं च त्रिलोकं नरमेधकम् ॥ ५
 गोमेधं च चतुरलोकं विधिवन्मदुदु नम !

नियुक्तस्तु यथा जयाद्यं चो मांसं जालि मानयः
 स प्रेत्य पशुनां यानि संभवाजेके बिंशतिम् ॥

मनु. अ. ५

याने मंथं ममादेनं यनमांसं निपृच्छति ते !
 ते ते सन्नु स्यवा यन्ते मद्युमन्ता द्युतरन्ययुताः
 अपय ०१ : १७।११

यदन्नः पुरुषो भवति नदन्नान्नस्य देवता ॥

अमंत्रीनस्तु यः श्राद्धे दैव वा मांसमुत्सृजेत्ता !
यावन्ति पशुरो मांशु तावन्ती नरकान व्यजेत ॥

कर्म प्रमाण सू. ४० १ २९

ہر ملک میں عام طور پر گائے پیاری ہوتی ہے یہی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے
گائے کی قربانی پر زور دیا ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس ایک گائے کی قربانی
کی فرض گردانی گئی۔ اس کا نام بھی گائے کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی اس کو بقر
عید کہتے ہیں۔ حضرت برہم علیہ السلام ایک کثیر اقوام کے ابوالانبیاء ہیں انھوں
ہمانوں کے خاطر ایک جوان ییل کا تھا۔ وہ یقیناً جہنم میں رہتا تھا۔ اس کا نام
بشاشی قال سلم فمالبت ان جاء لبعل حیل (سورہ ہود رکوع ۷)

اور موسیٰ علیہ السلام نے جو گائے کی قربانی کی وہ بنی اسرائیل کے بیت
پرستی کو توڑنے کے لئے تھا۔ (زالوا الا ان جنت بالحق فذبحوا ما کا د
یذبحون (سورہ بقرہ رکوع ۱۷)

تو بیت کے حوالے سے قرآن کریم میں گائے کی قربانی کا حکم اس طرح
کہ اِنَّ اللہَ یامرکم ان تذبحوا البقرۃ تحقّق اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا
ہے کہ تم گائے قربان کرو

